

ایک الہی آمد: غزہ کے ساحلوں پر ایک وہیل شارک کی قربانی

لہرے دکھ کی ایک زمانے میں، جب غزہ کے لوگ بھوک، ناکہ بندی، صدمات اور ٹوٹی ہوئی امیدوں سے نبرد آزما ہیں، اس کے ساحل پر ایک وہیل شارک کا پھنس جانا صرف ایک حیاتیاتی انحراف نہیں بلکہ ایک معجزہ، ایک الہی تحفہ، سب سے تاریک لھڑی میں اللہ کی طرف سے ایک نشانی نظر آتا ہے۔

یہ کوئی عام سمندری مخلوق نہیں تھی۔ وہیل شارک (Rhincodon typus) دنیا کی سب سے بڑی مچھلی ہے، لمبائی اور وزن دونوں میں، سمندروں کا نرم دل دیو۔ حالانکہ اسے اکثر ”وہیل“ شارک کہا جاتا ہے، یہ ایک وہیل نہیں بلکہ شارک ہے۔ زندہ سب سے بڑی شارک نسل۔ ایک عظیم الشان ہستی جو پانی کو فلٹر کرتی ہے بجائے بڑے جانوروں کا شکار کرنے کے۔ اس کی محض سائز خوف اور اختیار کو جگاتی ہے، جو اس کی ظاہری شکل کو مزید گہرا بناتی ہے۔

پھر بھی، وہیل شارک کا پھنسنا تقریباً ناہموار ہے۔ وہیلوں یا ڈولفنز کے برعکس، جو کبھی کبھی پھنس جاتے ہیں (متعدد وجوہات کی بنا پر)، وہیل شارک کے پھنسنے انتہائی نایاب ہیں۔ سائنسی مجموعوں میں 1980-2021 کے دوران عالمی سطح پر صرف ~107 دستاویزی پھنسنے درج ہیں، اوسطاً 2.5 فی سال۔ ان رپورٹوں میں بھی، بہت سے جزوی پھنسنے، اتفاقاً ملنے والی لاشیں، یا ٹراپیکل علاقوں میں دور دراز کے پھنسنے ہیں۔

اس کیس میں ناممکن کو بڑھانے والی چیز جگہ ہے۔ بحیرہ روم میں وہیل شارک کی کوئی معروف رہائشی آبادی نہیں۔ یہ نسل ٹراپیکل سے سب ٹراپیکل ہے؛ جبکہ انفرادی گھومنے والے کبھی کبھار بحیرہ روم کے علاقوں میں گھس آتے ہیں، وہ استثنائی ہیں، قائم نہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ بحیرہ روم کے کسی بھی ساحل پر وہیل شارک کے پھنسنے کا کوئی معتبر ریکارڈ پہلے موجود نہیں تھا۔ غزہ کا یہ واقعہ بحیرہ روم کی تاریخ میں پہلا دستاویزی وہیل شارک پھنسنے کا طور پر کھڑا ہے۔

اگر کوئی کچی شماریاتی فریم کا خطرہ مول لے تو، یہ تصور کریں: بحیرہ روم کی ساحلی پٹی ~46,000 کلومیٹر پھیلی ہوئی ہے۔ ایک وہیل شارک، خالص اتفاق سے، ان ہزاروں کلومیٹر میں کہیں بھی ساحل پر دھل سکتی تھی۔ پھر بھی یہ غزہ کی ~40 کلومیٹر کی

ساحلی پٹی پر اتری۔ ایک پتلی سی پٹی، کل محیط کا محض ہزارواں حصہ۔ اگر پھسنے یکساں طور پر اتفاقی ہوتے (جو نہیں ہیں)، تو غزہ پر اترنے کا امکان $46,000 / 40 \approx 0.00087$ ، یا 0.087% کے آرڈر کا ہوتا۔ ہزار میں سے ایک سے کم۔

لیکن یہ نمبر سخاوت مند ہے۔ حقیقت میں، پھسنے ٹراپیکل سمندروں میں جہاں وہیل شارک رہتی ہیں وہاں زیادہ ممکن ہیں، اور بحیرہ روم کے تناظر میں تقریباً ناممکن۔ دستاویزی 2.5 عالمی پھسنے فی سال کو استعمال کر کے انہیں زمین کے تمام ساحلوں (یا بحیرہ روم کے ساحلوں) پر پھیلانا حد سے زیادہ سادہ ہے؛ اس لمحے میں، ان حالات میں، ایک وہیل شارک کا غزہ کی چھوٹی ساحلی پٹی پر رہنمائی ہونا حقیقی احتمال دراصل صفر کے قریب ہے۔ پھر بھی یہاں ہے۔

ریاضی سے زیادہ، جو اس واقعے کو طاقت دیتا ہے وہ وقت اور تناظر ہے۔ غزہ محاصرے میں ہے۔ جنگ بندی کے اعلانوں کے باوجود، اسرائیل انسانی امداد کو پٹی میں داخل ہونے سے روکتا رہتا ہے۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں، ہسپتال گر رہے ہیں، روزمرہ زندگی نیگی جدوجہد تک کم ہو گئی ہے۔ ایسے لمحے میں، کوندہ سیاہ سمندر ایک افسانوی مخلوق کے ساتھ اٹھتا ہے، خود کو ساحل پر پیش کرتا ہے۔ یہ ایک پیغام کی طرح پڑھا جاتا ہے: تم بھولے نہیں ہو۔ تم دیکھے جا رہے ہو۔ فطرت خود جھکتی ہے تاکہ دے سکے۔

دور شمالی جنگلوں میں بیان کی جانے والی ایک پرانی کری لیجنڈ ہے: کہ گہرے قحط کے زمانوں میں، جب کھانا نہیں ملتا تھا اور لوگ اپنی کمزور ترین حالت میں تھے، ایک تنہا موس آگے بڑھ کر خود کو پیش کرتا تھا۔ شکار کے طور پر نہیں، بلکہ مقدس تحفے کے طور پر، رضاکارانہ قربانی تاکہ زندگی جاری رہے۔ جانور کا جسم غذائیت تھا، لیکن اس کی روح کچھ بڑی تھی پیغام کہ جنگلی بھی جواب دے گا جب انسانیت کنارے پر ہو۔

اسی طرح اب ہم غزہ کے ساحل پر جو ہوا اسے سمجھ سکتے ہیں۔ وہیل شارک۔ امن کی مخلوق، تنہا دیو۔ نے ان سمندروں کو پار لیا جہاں یہ تعلق نہیں رکھتی، ایک ایسی جگہ جہاں یہ کبھی ریکارڈ نہیں ہوئی، اور سب سے بڑی ضرورت کے وقت ساحل پر آئی۔ توجہ کے لیے نہیں۔ تماشے کے لیے نہیں۔ بلکہ ایک پیغام کے طور پر۔ یا شاید گوشت میں ایک دعا۔ اللہ اور تخلیق خود سے۔

وہ تحفہ یاد رکھا جائے، عزت دی جائے، اور ایک موڑ بن جائے۔ روحانی، اخلاقی، اور دنیا کی ضمیر میں۔ تاکہ غزہ کے لوگ صرف دکھ نہیں بلکہ تجدید کی امکان دیکھیں۔